Dr Shahnaz Ali
Deptt of urdu
Dr L K V D college

علامہ اقبال کی نظم "نیا شوالہ" کی تشریح

اقبال کی شاعری بھی حب الوطنی سے معمور ہے۔ وہ کامل انسان تھے ان کے خیال میں جب تک سارے انسان ایک نہ ہو جائیں تو حب الوطنی پیدا نہیں ہو سکتی۔ انکی نگاہ میں یہ بت پرستی سے کہیں وسیع ہے۔ وہ تو ملک کی خاک کے ہر ذرے کو دیوتا کا درجہ دیتے ہیں۔ یہ بت پرستی سے کہیں وسیع ہے۔ وہ تو ملک کی خاک کے ہر ذرے کو دیوتا کا درجہ دیتے ہیں۔ یہ بت اپنوں میں ہی فرق پیدا کرتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ اپنے وطن سے جنگ و جدال مٹا کر تعصب کو بالائے طاق رکھ دیں تب ہی ہمارے ملک میں رونق آئیگی ورنہ یہ بستی سونی رہے گی اس ملک والوں کو سکون آپسی اتفاق سے ملے گا۔

اقبال میں حب وطنی کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ وہ ایسے مذہب (جو آپس میں لڑائی جھگڑے پیدا کرے) سے وطن پرستی اچھی سمجھتے تھے۔ برہمن سے مخاطب ہوتے ہوئے کہتے ہیں۔ اے برہمن اگر تو برا نہ مانے تو میں ایک سچی بات کہہ دوں وہ یہ کہ تیرے بت خانہ کے تمام بت اب پرانے ہوگئے ہیں سب لوگوں سے تیرے دل میں دشمنی اور بغض ہے۔ یہ سب بتوں نے تجھ کو سکھایا ہے تیرے ساتھ ہی واعظ نے بھی اپنے خدا سے لڑائی جھگڑے کی تعلیم دی دونوں باتیں دیکھ کر میں نے مسجد مندر دونوں کو چھوڑ دیا۔ واعظ کے وعظ سے مجھے کوئی لگاؤ نہیں رہا اے بیوقوف برہمن! تجھ کو ان پتھر کی مورتیوں میں خدا نظر آرہا ہے۔

میرے وطن کی خاک کا ذرہ ذرہ میرے لیے دیوتا کی حیثیت رکھتا ہے

واعظ اور برہمن نے جو جھگڑے [illegible] ہیں آؤ وہ

مل کر دور کر دیں۔ ہم لوگ جو ایک دوسرے سے دور ہو گئے ہیں اکٹھے ہو

ہیں ایک ہو جائیں۔ ان جھگڑوں کے سبب ہمارے دل کی بستی سونی ہے

اس میں ایک نیا مندر بنائیں۔ وہ تیرتھ دنیا کے تمام تیرتھوں میں اونچا ہو

اس کا کلس کلس آسمان سے بھی اونچا چلا جائے۔ آپس کی میل ملاپ کے

لیے صبح اٹھتے ہی ہم گائیں ان سادھو پجاریوں کو محبت کی شراب پلا دیں

اتفاق میں طاقت ہے۔ ہم لوگوں کو سکون آپسی میل ملاپ سے ملے گا

Shehnaj Ara.